بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک مبارک الہامی پیش گوئی

پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ

بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد

جنت تلواروں کے سائے تلے ھے

حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو فرماتے ہوئے سنا اس حال میں کہ وہ دشمن کا مقابلہ کر رہے تھے۔ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔ یہ سن کر ایک پراگندہ شکل والا آدمی کھڑا ہوا اور کہا کہ اے ابوموسیٰ! کیا یہ بات تو نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی ہے؟ جواب دیا، ہاں۔ تو وہ اپنے ساتھیوں کی طرف پلٹا اور انہیں الوداعی سلام کہا پھر اپنی تلوار کی نیام کو توڑ کر پھینک دیا اور تلوار لے کر دشمن میں گھس گیا اور شہید ہو گیا۔

(صحیح مسلم ، کتاب الامارة ، باب ثبوت الجنة للشهيد)

Ph & Fax: 91-42-7230549
4-lake Road Chuburji Lahore

فہرست

فصل اول

غزوۂ ہند ایک مبارک الہامی پیش گوئی

فصل دوم

غزوۂ ہند کے متعلق نبوی پیش گوئی

فصل سوم

احادیث غزوۂ ہند سے مستنبط ہدایات واشارات

عرضِ ناشر

ہجرت مدینہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال فضل سے مسلمانوں پر جہاد وقتال کو فرض کیا۔ اسلام کے لشکر مرتب ہونے لگے، ہر طرف یلغاروں کا سلسلہ شروع ہوا، رسول اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں غزوات کے نتیجہ میں عرب کا بہت بڑا خطہ مملکت اسلامیہ میں داخل ہو چکا تھا۔ خلافت راشدہ اور خلافت بنوامیہ میں جہادی لشکر عرب سے نکل کر عجم کا رخ کر رہے تھے۔ تاریخ اس بات کو واضح کرتی ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں بت کدہ ہند پر سب سے پہلی یلغار ہو چکی تھی۔

اس کے بعد مسلم فاتحین نے ہندوستان پر اس قدر پے در پے حملے کیے کہ یہی ہندوستان اسلامی تہذیب وثقافت کا مرکز بن گیا۔ اور یہاں پر مسلمان حکمرانوں نے تقریباً آٹھ سو سال تک حکومت کی۔

لیکن جب مسلمان شمشیر وسناں سے غافل ہو کر طاؤس ورباب کے رسیا ہوئے تو آہستہ آہستہ ہندوستان ان کے ہاتھوں سے نکلتا گیا۔ اور پھر ترکِ جہاد اور توحید وسنت سے بے وفائی، یہود وہنود کی نقالی اور ان کی رسم ورواج کا اتباع مسلمانوں کو دوبارہ تباہی کی طرف لے گیا۔ اور آج کی ذلت وپستی سب کے سامنے ہے۔

زیرنظر کتاب ''غزوۂ ہند'' ایک مبارک الہامی پیش گوئی'' محترم ڈاکٹر عصمت اللہ صاحب کی ایمان افروز تحریر ہے۔ جس میں انہوں نے ہندوستان کے خلاف ہونے والے جہاد کو رسول اکرم ﷺ کی احادیث سے دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اور اس بات کو واضح کیا ہے کہ خلافت راشدہ سے قیامت تک ہندوستان کے خلاف جتنے بھی حملے ہونگے ان میں شریک لوگ غزوۂ ہند ہی میں تصور کیے جائیں گے اور وہ نبوی بشارتوں کے حق دار ٹھہریں گے۔

ڈاکٹر صاحب کا انداز تحریر مدلل اور دل نشین ہے۔ محترم حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ نے اس تحریر کو پڑھا اور اسے شائع کرنے کا حکم دیا۔ ان کی ترغیب کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ادارہ ''دارالاندلس'' اسے افادۂ عام کے لیے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے عوام وخواص میں غزوۂ ہند کے حوالے سے موجود اشکالات رفع فرمائے۔ اور ہمیں اس عظیم بشارت کا حق دار بننے کی توفیق دے۔ کہ جس کے لیے رسول اکرم ﷺ کے عظیم الشان صحابی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کی خواہش کرتے تھے۔ آمین ثم آمین

خیر اندیش

سیف اللہ خالد

مدیر ''دارالاندلس''

غزوۂ ہند ایک مبارک الہامی پیش گوئی

غزوۂ ہند اسلامی تاریخ کا ایک درخشاں باب ہے۔اس کا آغاز خلفاء راشدین کے عہد سے ہوا جو مختلف مراحل سے گزرتا ہوا آج ۲۰۰۳ء میں بھی جاری ہے اور مستقبل میں اللہ بہتر جانتا ہے کب تک جاری رہے گا۔دینی بنیادوں پر غور کریں تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ ایک لحاظ سے (یہ سلسلہ)غزوۂ ہند،نبوی غزوات وسرایا میں شامل ہے۔

ہماری نظر میں نبوی غزوات کی ......بلحاظ زمانہ وقوع......دو بڑی قسمیں ہیں:

① غزواتِ ثابتہ یا واقعہ :

یعنی وہ جنگیں جو رسول اکرم ﷺ کی زندگی میں وقوع پذیر ہوچکیں۔سیرت نگاروں اور محدثین کی اصطلاح میں ان غزوات کی دو قسمیں ہیں :

(الف) غزوہ :

وہ معرکہ جس میں آپ ﷺ نے بذات خود شرکت فرمائی ہو اور جنگ میں مجاہدین صحابہ کی کمان اور قیادت کی۔ تعداد کے اعتبار سے یہ تقریباً ۲۷ جنگیں ہیں جن میں نبی ﷺ نے بذات خود شرکت فرمائی۔ ①

(ب) سریہ :

محدثین اور سیرت نگاروں کی اصطلاح میں وہ جہادی مہمات جن میں آپ ﷺ نے بذات خود شرکت نہیں فرمائی بلکہ کسی صحابی کو قیادت کے لئے متعین فرمایا ''سریہ'' کہلاتی ہیں اور کتب حدیث و سیرت میں ان غزوات و سرایا نبویہ کے تفصیلی حالات کا تذکرہ موجود ہے۔ زمانے کے لحاظ سے یہ دونوں قسمیں ''غزواتِ واقعہ'' کے ذیل میں آتی ہیں۔

② غزواتِ موعودہ :

اس کی (ایک) مثال نبی اکرم ﷺ کی وہ پیشین گوئی ہے جسے ترکوں سے جنگ کے سلسلہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

((قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ

① غزوات نبوی کی تعدادمختلف کتب حدیث و تفسیر میں بیان ہوئی ہے، ہم نے یہ تعداد مشہور مالکی فقیہ امام ابن الجزی الغرناطی سے لی ہے، ان کی کتاب القوانین الفقیہ: ۲۷۲/۲، ۲۷۳۔

السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ ، صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطَرَّقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت سے قبل تم چھوٹی آنکھوں ،سرخ چہروں اور ہموار ناک والے ترکوں سے جنگ کرو گے،ان کے چہرے گویا چپٹی ڈھالیں ہیں اور اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے جنگ نہیں کر لو گے جن کی جوتیاں بالوں کی ہونگی۔''

غزواتِ موعودہ کی ایک اور مثال قسطنطینیہ کی نبوی پیشین گوئی ہے جس کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے:

((عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْبِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ ـ فَإِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ سُبُوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا ، وَاللّٰهِ ! لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ ، اَفْضَلُ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ

[1] صحیح بخاری ،کتاب الجهاد والسیر ،باب قتال الترك:۲۷۱۱۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن ،باب لاتقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبرالرجل فیتمنی:۵۱۸۷ ۔

وَيَفْتَحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطُنْطِينِيَّةَ))[1]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت سے قبل یہ واقعہ ضرور پیش آئے گا کہ اہل روم اعماق یا دابق[2] کے قریب اتریں گے تو ان سے جہاد کے لئے ،روئے زمین پر اس وقت کے بہترین لوگوں پر مشتمل ایک لشکر مدینہ منورہ سے نکلے گا۔ جنگ کے لیے صف بندی کے بعد رومی کہیں گے ''ہمارے مقابلے کے لئے ان لوگوں کو ذرا آگے جانے دیجیے جو ہماری صفوں سے آپ کے ہاتھوں قیدی بنے (اور مسلمان ہو کر آپ سے جا ملے ہیں)،ہم ان سے خوب نمٹ لیں گے۔'' مسلمان جواباً ان سے کہیں گے۔ ''بخدا! ہم اپنے بھائیوں کو آپ کے ساتھ لڑائی میں اکیلے نہیں چھوڑ سکتے۔''اس کے بعد جنگ ہوگی جس

---

① صحیح مسلم ،کتاب الفتن ،باب فتح قسطنطینیة :٥٦٥٧۔

② یہ حدیث محدثین کے ہاں (حدیث الاعماق) کے نام سے معروف ہے،کیونکہ اس میں اعماق اور دابق، موجودہ ملک شام کے شہر حلب کے قریب واقع دو ایسی جگہوں کاتذکرہ آیا ہے جہاں (ملحمة الأعماق) قرب قیامت سے پہلے وقوع پذیر ہوگاجس میں صلیبی عیسائیوں اور مجاہدین اسلام کے درمیان خونریز معرکہ ہو گا ،حضرت حذیفہؓ کی ایک حدیث کے مطابق اس معرکہ میں کام آنیوالے افضل ترین شہداء امت محمدیہ میں سے ہوں گے،ملاحظہ ہو:السنن الواردة فی الفتن وغوائلها والساعة وأشراطها ١٩٦/٨ لأبی عمرو عثمان بن سعید المقرئی الدانی(٣٧١-٤٤٤) تحقیق: رضاء اللّٰہ مبارکپوریؒ۔ معجم البلدان للحموی٢٢٢/٢ وسیر اعلام النبلاء ٣٥٧/٦۔

میں ایک تہائی مسلمان شکست خوردہ ہو کر پیچھے ہٹ جائیں گے۔اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی توبہ ہرگز قبول نہیں فرمائے گا۔ایک تہائی لڑ کر شہادت کا درجہ حاصل کریں گے، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں افضل ترین شہداء کا مقام پائیں گے۔ باقی ایک تہائی مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ فتح سے ہمکنار فرمائے گا،ان کو آئندہ کسی آزمائش سے دو چار نہیں کیا جائے گا، یہی لوگ قسطنطینیہ کو فتح کریں گے۔''

کفار کے خلاف نبوی غزوات میں سرکار دو عالم ﷺ کی قیادت میں شرکت کے لیے صحابہ کرام بے پناہ شوق اور جذبہ رکھتے تھے۔ایسا شوق سچے ایمان کا تقاضا اور حقیقی حب رسول ﷺ کی علامت تھی لیکن نبی کریم ﷺ کے مبارک عہد کے بعد، جب آپ کی قیادت میں جہاد کی سعادت حاصل کرنے کا موقع باقی نہ رہا تو سلف صالحین ایسے مواقع کی تلاش میں رہتے تھے کہ کم از کم آپ ﷺ کی پیش گوئی والے معرکہ میں شرکت کی سعادت ضرور حاصل کرسکیں۔

اس ضمن میں ایک دلچسپ واقعہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے عم زاد، برادر نسبتی اور مشہور تابعی کمانڈر حضرت مسلمہ بن عبدالملک بن مروان رحمہ اللہ کے بارے میں کتب حدیث وتاریخ میں نقل ہوا ہے:

((حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بِشْرٍ الْخَثْعَمِیُّ ، عَنْ اَبِیْهِ ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ لَتُفْتَحَنَّ الْقُسْطُنْطِیْنِیَّةُ فَلَنِعْمَ الْاَمِیْرُ اَمِیْرُهَا وَلَنِعْمَ الْجَیْشُ ذَالِكَ الْجَیْشُ قَالَ فَدَعَانِیْ مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

فَسَأَلَنِیُ ؟ فَحَدَّثْتُهُ ، فَغَزَا الْقُسُطُنطِینِیَّةَ))[1]

''حضرت عبداللہ بن بشر بن سحیم خثعمی غنوی رحمہ اللہ اپنے والد حضرت بشر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث بیان کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: ''قسطنطینیہ کا شہر ضرور فتح ہو گا ، اس فاتحانہ مہم کا امیر لشکر بہترین امین اور لشکر مجاہدین میں بہترین لشکر ہو گا۔''

یہ حدیث حضرت مسلمہ بن عبدالملک کے علم میں آئی تو انہوں نے اس کے راوی حضرت عبداللہ بن بشر رحمہ اللہ کو بلوا بھیجا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جب میں ان سے ملا تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث سننے کے بعد قسطنطینیہ پر چڑھائی کا فیصلہ کیا۔''

احادیث غزوۂ ہند میں امام بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت نقل کی ہے، اس میں حضرت امام ابو اسحٰق فزاری رحمہ اللہ کا قول ذکر کیا ہے کہ جب انہوں نے یہ حدیث سنی تو ابن داؤد سے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا:

((وَدِدُتُّ اَنِّیُ شَهِدُتُّ مَارِبَدَ بِكُلِّ غَزُوَةٍ غَزَوُتُهَا فِیُ بِلَادِ الرُّوُمِ))[2]

''کاش کہ مجھے رومیوں کے ساتھ جنگ و جہاد میں گزری ساری عمر کے بدلہ میں ہندوستان کے خلاف نبوی پیشین گوئی کے مطابق، جہادی مہم میں حصہ لینے کا موقع مل جاتا۔''

---

① مسند احمد: ٤/٣٣٥ بحواله السلسلة الضعيفة: ٨٧٨۔

② السنن الكبرىٰ: ٩/١٧٦۔

امام ابو اسحٰق فزاری رحمۃ اللہ علیہ کی اس تمنا کے پیش نظر ان کی عظمت کا اندازہ ان کے مناقب میں حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے اس خواب سے لگایا جاسکتا ہے جو امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے سیر أعلام النبلاء میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے خواب میں دیکھا:

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس لگی ہوئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں ایک نشست خالی ہے تو میں نے ایسے موقع کو نادر اور غنیمت سمجھتے ہوئے اس پر بیٹھنے کی کوشش کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہتے ہوئے منع فرمایا کہ ''یہ نشست خالی نہیں بلکہ ابو اسحٰق فزاری کے لئے مخصوص ہے۔''[1]

---

① مسند احمد، مسند بشر بن سحیم خثعمی:۱۸۱۸۹،المستدرك على الصحيحين ٤٦٨/٤ حدیث:١٤٨٢۔ حاکم نے اس حدیث کوصحیح قرار دیا ھے ، فضیل بن عیاض کا خواب ذھبی نے سیر أعلام النبلاء: ٥٤٢/٨-٥٤٣ میں نقل کیا ھے۔

فصل دوم

غزوۂ ہند کے متعلق نبوی پیش گوئی

غزوۂ ہند کے متعلق نبوی پیش گوئی

غزوۂ ہند نبی ﷺ کی پیش گوئیوں میں ان غزواتِ موعودہ کی ذیل میں آتا ہے جن کی فضیلت کے متعلق نبی کریم ﷺ سے متعدد احادیث مروی ہیں۔اہل علم وفضل ان احادیث کا تذکرہ اپنی تقریروں اور تحریروں میں ضرورر کرتے رہتے ہیں لیکن عام طور پر کسی حوالہ کے بغیر۔ہم نے مقدور بھر محنت کر کے بے شمار کتب مصادر حدیث کو کھنگالا ،ان احادیث کو جمع کیا ،ترتیب دے کر ان کا درجہ بلحاظ صحت وضعف معلوم کیا پھر ان ارشادات نبوی کے معانی ومفاہیم پر غور وفکر کیا اور ان سے ملنے والے اشارات وحقائق اور پیشین گوئیوں کو قرطاس پر منتقل کیا۔اب ہم اپنی اس محنت کے نتائج سب مسلمانوں کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے یک گونہ خوشی اور مسرت محسوس کرتے ہیں۔

ہماری معلومات کے مطابق ایسی احادیث نبوی کی تعداد پانچ ہے جن کے راوی جلیل القدر صحابہ کرام حضرت ابو ہریرہ (جن سے دو حدیثیں مروی ہیں)،حضرت ثوبان اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم اجمعین اور تبع تابعین میں سے حضرت صفوان بن

عمرو رحمہ اللہ ہیں۔ ذیل میں ہم ان احادیث کو ذکر کریں گے پھر ان کی علمی تخریج ان کتب حدیث اور محدثین کے حوالہ سے کریں گے جنہوں نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے بعد ان سے مستنبط شدہ شرعی احکام، فوائد اور دروس کو بیان کریں گے۔ (ان شاء اللہ)

① حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی پہلی حدیث :

سب سے پہلی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

((حَدَّ ثَنِیْ خَلِیْلِیْ الصَّادِقُ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ:" یَکُوْنُ فِی ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بَعْثٌ اِلَی السِّنْدِ وَالْھِنْدِ" فَاِنْ أَنَا أَدْرَکْتُہٗ فَاسْتَشْھَدْتُّ فَذَلِکَ وَاِنْ أَنَا رَجَعْتُ وَأَنَا أَبُوھُرَیْرَۃَ الْمُحَرَّرُ قَدْ أَعْتَقَنِیْ مِنَ النَّارِ))[1]

”میرے جگری دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان کیا کہ ”اس امت میں سندھ و ہند کی طرف لشکروں کی روانگی ہوگی۔“ اگر مجھے کسی ایسی مہم میں شرکت کا موقع ملا اور میں (اس میں شریک ہوکر) شہید ہو گیا تو ٹھیک، اگر (غازی بن کر) واپس لوٹ آیا تو میں ایک آزاد ابو ہریرہ ہوں گا، جسے اللہ تعالیٰ نے جہنم سے آزاد کر دیا ہوگا۔“

ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو صرف امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مسند میں

① مسند احمد: ۳۶۹/۲، مسند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: ۸٤٦۷۔ البدایة والنهایة الابن کثیر، الأخبار عن غزوة الهند: ۲۲۳/٦ ۔ بقول ابن کثیر یہ الفاظ صرف امام احمد نے نقل کیے ہیں۔

روایت کیا ہے اور ابن کثیر نے انہی کے حوالہ سے ''البدایہ والنہایہ'' میں نقل کیا ہے۔[1] قاضی احمد شاکر نے مسند احمد کی شرح و تحقیق میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔[2]

امام نسائی نے اسی حدیث کو اپنی کتاب السنن المجتبیٰ اور السنن الکبریٰ دونوں میں مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

((وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ غَزْوَۃَ الْھِنْدِ فَاِنْ اَدْرَکْتُھَا اُنْفِقْ فِیْھَا نَفْسِیْ وَمَالِیْ فَاِنْ اُقْتَلْ کُنْتُ مِنْ اَفْضَلِ الشُّھَدَاءِ وَاِنْ اَرْجِعْ فَاَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ الْمُحَرَّرُ))[3]

''نبی کریم ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند کا وعدہ فرمایا۔ (آگے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ''اگر مجھے اس میں شرکت کا موقع مل گیا تو میں اپنی جان و مال اس میں خرچ کردوں گا۔ اگر قتل ہو گیا تو میں افضل ترین شہداء میں شمار ہوں گا اور اگر واپس لوٹ آیا تو ایک آزاد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں گا۔''

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''السنن الکبریٰ''میں یہی الفاظ نقل کئے ہیں۔ انہی کی ایک دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے۔ مسدد نے ابن داؤد کے حوالہ سے ابو اسحٰق

---

① مسند احمد: ۳٦۹/۲مسند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:۸٤٦۷۔ البدایة والنهایةلابن کثیر ،الأخبار عن غزوة الهند: ۲۲۳/٦بقول ابن کثیر یہ الفاظ صرف امام احمد نے نقل کیے ہیں۔

② مسند احمد ،تحقیق و شرح لاحمد شاکر ۱۷/ ۱۷، حدیث :۸۸۰۹۔

③ السنن المجتبیٰ: ٤۲/٦۔کتاب الجهاد باب غزوة الهند:۳۱۷۳،۳۱۷٤۔ السنن الکبریٰ للنسائی: ۲۸/۳، باب غزوة الهند:٤۳۸۲۔٤۳۸۳۔

فزاری (ابراہیم بن محمد محدثِ شام اور مجاہدِ عالم، وفات ۱۸۸ هجری) کے متعلق بتایا کہ وہ کہا کرتے تھے:

((وَدِدْتُّ أَنِّیْ شَهِدْتُّ مَارِبَدَ بِکُلِّ غَزْوَةٍ غَزْوَتُهَا فِیْ بِلَادِ الرُّوْمِ))①

''میری خواہش ہے کہ کاش ہر اس غزوہ کے بدلے میں جو میں نے بلادروم کیا ہے، ماربد (عرب سے ہندوستان کی سمت مشرق میں کوئی علاقہ) میں ہونے والے غزوات میں شریک ہوتا۔''

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے یہی روایت "دلائل النبوة" میں بھی ذکر کی ہے۔② اور انہی کے حوالے سے اس روایت کو امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "الخصائص الکبریٰ" میں نقل کیا ہے۔③

مزید برآں اس حدیث میں مندرجہ ذیل محدثین نے تھوڑے سے لفظی فرق کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند میں بایں الفاظ:

((فَاِنِ اسْتَشْهَدْتُّ کُنْتُ مِنْ خَيْرِ الشُّهَدَاءِ))

شیخ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔④ امام احمد کی سند

---

① السنن الکبریٰ للبیهقی: ۱۷٦/۹، کتاب السیر، باب ماجاء فی قتال الهند: ۱۸۵۹۹۔

② دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة ،باب قول الله: وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ (الانعام:٦/٣٣٦)

③ الخصائص الکبریٰ للسیوطی: ۱۹۰/۲۔

④ مسند احمد تحقیق و شرح احمد شاکر: ۹۷/۱۲،حدیث :۷۱۲۸۔

سے ابن کثیر رحمہ اللہ نے اسے "البداية والنهاية" میں نقل کیا ہے۔[1]

ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ نے حلية الاؤلياء میں۔[2] امام حاکم رحمہ اللہ نے المستدرك على الصحيحين میں روایت کر کے درجۂ حدیث کے متعلق سکوت اختیار کیا، جب کہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کو اپنی تلخیص مستدرک سے حذف کر دیا۔[3]

سعید بن منصور رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "السنن" میں۔[4] خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں بایں الفاظ:

((اَتْبَعْتُ فِيْهَا نَفْسِیْ))[5]

''میں اس میں اپنے آپ کو تھکا دوں گا۔''

امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ نعیم بن حماد نے "الفتن" میں۔[6] ابن ابی عاصم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الجهاد" میں بایں الفاظ:

((وَعَدَنَااللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ......وَكُنْتُ كَأَفْضَلِ الشُّهَدَآءِ))

اور اس کی سند حسن ہے۔[7]

---

① مسند احمد: ۲۲۹/۲، مسند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث: ۶۸۳۱۔ البداية والنهاية، الأخبار عن غزوة الهند ۲۲۳/۶۔

② حلية الاولياء: ۳۱۶/۸۔۳۱۷۔

③ المستدرك على الصحيحين، كتاب معرفة الصحابة، ذكر ابى هريرة الدوسى: ۵۱۴/۳، حديث: ۶۱۷۷۔

④ السنن لسعيد بن منصور: ۱۷۸/۲، حديث: ۲۳۷۴۔

⑤ تاريخ بغداد: ۱۴۵/۱۰ تذكره ابو بكر بن رزقويه: ۵۲۹۱۔

⑥ الفتن، غزوة الهند: ۴۰۹/۱، حديث: ۱۲۳۷۔

⑦ الجهاد، فضل غزوة البحر: ۶۶۸/۲، حديث: ۲۹۱۔

ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب العلل میں بایں الفاظ:

((فَإِنْ أُقْتَلْ أَكُوْنُ حَيًّا مَرْزُوْقًا وَإِنْ أَرْجِعْ فَأَنَاالْمُحَرَّرُ))①

''اگر میں قتل ہو گیا تو رزق پانے والا (شہید کی حیثیت سے) زندہ رہوں گا اور واپس لوٹ آیا تو آزاد۔''

ان کے علاوہ ائمہ جرح وتعدیل سے امام بخاری رحمہ اللہ نے التاریخ الکبیر میں،② امام مزی نے تھذیب الکمال میں③ اور ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے تھذیب التھذیب میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔④

درجہ کے لحاظ سے یہ حدیث مقبول یعنی صحیح یا حسن ہے جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں۔

④ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث :

((عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي اَحْرَزَهُمُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ))⑤

① العلل: ۱/۳۳٤ ترجمہ :۹۹۳۔

② التاریخ الکبیر: ۲/۲٤۳ تذکرہ جبر بن عبیدۃ :۲۳۳۳۔

③ تھذیب الکمال: ٤/٤۹٤ تذکرہ جبر بن عبیدۃ :۸۹۳۔

④ تھذیب التھذیب: ۲/۵۲، تذکرہ جبر بن عبیدۃ الشاعر: ۹۰، ابن حجر کہتے ہیں: میں نے امام ذہبی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر دیکھی، لکھا تھا: ''پتہ نہیں یہ کون ہے؟ اس کی روایت کردہ خبر منکر ہے''۔ ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے۔

⑤ مسند احمد: ۵/۲۷۸ حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ :۲۱۳٦۲۔

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں دو گروہ ایسے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے محفوظ کر دیا ہے، ایک گروہ ہندوستان پر چڑھائی کرے گا اور دوسرا گروہ جو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔''

انہی الفاظ کے ساتھ یہ حدیث درج ذیل محدثین نے روایت کی ہے:

امام احمد رحمہ اللہ نے **مسند** میں۔[1] **امام نسائی** رحمہ اللہ نے السنن المجتبیٰ میں، **شیخ ناصر الدین البانی** رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔[2] اسی طرح السنن الکبریٰ میں بھی۔[3] **ابن ابی عاصم** رحمہ اللہ نے **کتاب الجہاد** میں سند حسن کے ساتھ۔[4] **ابن عدی** نے الکامل فی ضعفاء الرجال میں۔[5] **طبرانی** رحمہ اللہ نے المعجم الاوسط میں۔[6] **بیہقی** رحمہ اللہ نے السنن الکبریٰ میں۔[7] **ابن کثیر** رحمہ اللہ نے

---

1. مسند احمد: ٢٧٨/٥ حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ :٢١٣٦٢۔
2. السنن المجتبیٰ للنسائی:٤٣/٦،کتاب الجهاد ، باب غزوة الهند: ٣١٧٥ نیز ملاحظه هو، صحیح سنن النسائی: ٦٦٨/٢ ، حدیث:٢٥٧٥۔
3. السنن الکبریٰ للنسائی: ٢٨/٣،باب غزوة الهند :٤٣٨٤۔
4. الجهاد: ٦٦٥/٢ فضل غزوة البحر حدیث :٢٢٨ ، محقق کتاب نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا هے ۔
5. الکامل فی الضعفاء الرجال: ١٦١/٢ تذکره جراح بن ملیح البهرانی :٢٥١۔
6. المعجم الاوسط: ٢٣/٧۔٢٤ حدیث :٦٧٤١ ،امام طبرانی کهتے هیں: اس حدیث کو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کیا گیا هے، اس کے ایك راوی الزبیدی اس روایت میں اکیلے هیں ۔
7. السنن الکبریٰ للبیهقی:٧٦/٩، کتاب السیر،باب ماجاء فی قتال الهند: ١٨٦٠٠۔

البداية و النهاية میں۔[1] امام دیلمی رحمہ اللہ نے مسند الفردوس میں۔[2] امام سیوطی رحمہ اللہ نے الجامع الکبیر میں اور امام مناوی رحمہ اللہ نے الجامع الکبیر کی شرح فیض القدیر میں۔[3] امام بخاری رحمہ اللہ نے التاریخ الکبیر میں۔[4] امام مزی رحمہ اللہ نے تہذیب الکمال میں۔[5] اور ابن عساکر رحمہ اللہ نے تاریخ دمشق میں۔[6]

③ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کا تذکرہ کیا اور ارشاد فرمایا:

''ضرور تمہارا ایک لشکر ہندوستان سے جنگ کرے گا، اللہ ان مجاہدین کو فتح عطا فرمائے گا حتیٰ کہ وہ (مجاہدین) ان (ہندوؤں) کے بادشاہوں (حاکموں) کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے اور اللہ (اس جہاد عظیم کی

---

① البداية والنهاية،الاخبار عن غزوة الهند :٦/٢٢٣۔

② الفردوس بمأثور الخطاب: ٣/٤٨ حديث :٤١٢٤۔

③ الجامع الكبير مع شرح فيض القدير: ٤/٣١٧۔ امام مناوی نے ذہبی کی الضعفاء کے حوالہ سے امام دار قطنی کا یہ قول نقل کیا ہے : ''الجراح راوی کی حدیث کچھ بھی نہیں ہے۔''

④ التاريخ الكبير: ٦/٧٢ ۔ تذکرہ عبدالأعلى بن عدى البهرانى الحمصى :١٧٤٧۔

⑤ تهذيب الكمال:٣٣/١٥١۔ تذکرہ ابو بكر بن الوليد بن عامر الزبيدى الشامى: ٧٢٦١۔

⑥ تاريخ دمشق: ٥٢/٢٤٨۔

برکت سے)ان (مجاہدین) کی مغفرت فرما دے گا۔پھر جب وہ مسلمان واپس پلٹیں گے تو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو شام میں پائیں گے ۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اگر میں نے وہ غزوہ پایا تو اپنا نیا اور پرانا سب مال بیچ دوں گا اور اس میں شرکت کروں گا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا کردی اور ہم واپس پلٹ آئے تو میں ایک آزاد ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) ہوں گا جو ملک شام میں (اس شان سے) آئے گا کہ وہاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پائے گا۔ یا رسول اللہ !اس وقت میری شدید خواہش ہوگی کہ میں ان کے پاس پہنچ کر انہیں بتاؤں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہوں۔'' (راوی کا بیان ہے) کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا پڑے اور ہنس کر فرمایا :''بہت مشکل، بہت مشکل۔''

اس حدیث کو نعیم بن حماد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الفتن میں روایت کیا ہے۔ [1]

اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو اپنی مسند میں ذکر کیا ہے، اس میں کچھ اہم اضافے ہیں ،اس لئے ہم اس روایت کو بھی ذیل میں پیش کررہے ہیں:

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''یقیناً تمہارا ایک لشکر ہندوستان سے جنگ کرے گا اور اللہ ان مجاہدین کو فتح دے گا حتیٰ کہ وہ سندھ کے حکمرانوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے ،اللہ ان کی مغفرت فرمادے گا۔ پھر جب

[1] الفتن ،غزوة الهند: ١/٤٠٩ـ٤١٠ حديث:١٢٣٦ ـ١٢٣٨ـ

وہ واپس پلٹیں گے تو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو شام میں پائیں گے۔'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے ''اگر میں نے وہ غزوہ پایا تو اپنا نیا اور پرانا سب مال بیچ کر اس میں شرکت کروں گا، جب ہمیں اللہ تعالیٰ فتح دے گا تو ہم واپس آئیں گے اور میں ایک آزاد ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) ہوں گا جو شام میں آئے گا تو وہاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے ملاقات کرے گا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت میری شدید خواہش ہوگی کہ میں ان کے قریب پہنچ کر انہیں بتاؤں کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ (راوی کہتا ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر مسکرائے۔''[1]

(۴) حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث :

یہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

''بیت المقدس کا ایک بادشاہ ہندوستان کی جانب ایک لشکر روانہ کرے گا۔ مجاہدین سرزمین ہند کو پامال کر ڈالیں گے، اس کے خزانوں پر قبضہ کرلیں گے، پھر بادشاہ ان خزانوں کو بیت المقدس کی تزئین و آرائش کے لئے استعمال کرے گا۔ وہ لشکر ہندوستان کے بادشاہوں (حاکموں) کو بیڑیوں میں جکڑ کر اس بادشاہ کے روبرو پیش کرے گا۔ اس کے مجاہدین، بادشاہ کے حکم سے مشرق ومغرب کے درمیان کا سارا علاقہ فتح کرلیں گے اور دجال

---

① مسند اسحق بن راھویه، قسم اول ـسوم: ٤٦٢/١ حديث :٥٣٧ـ

کے خروج تک ہندوستان میں قیام کریں گے۔''

اس روایت کو نعیم بن حماد رحمہ اللہ استاذ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الفتن میں نقل کیا ہے۔ اس میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے راوی کا نام نہیں ہے بلکہ ((اَلْمُحْکَمُ بْنُ نَافِعٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبٍ)) کے الفاظ آئے ہیں، اس لیے یہ حدیث منقطع شمار ہوگی۔ [1]

⑤ حضرت صفوان بن عمرو رحمہ اللہ کی حدیث :

پانچویں حدیث حضرت صفوان بن عمرو رحمہ اللہ سے مروی ہے اور حکم کے لحاظ سے مرفوع کے درجہ میں ہے۔ کہتے ہیں کہ انہیں کچھ لوگوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''میری امت کے کچھ لوگ ہندوستان سے جنگ کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرمائے گا حتیٰ کہ وہ ہندوستان کے بادشاہوں (حاکموں) کو بیڑیوں میں جکڑے ہوئے پائیں گے، اللہ ان مجاہدین کی مغفرت فرمائے گا جب وہ شام کی طرف پلٹیں گے تو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو وہاں موجود پائیں گے۔''

اس حدیث کو نعیم بن حماد رحمہ اللہ نے ''الفتن'' میں روایت کیا ہے۔ [2]

الحمد للہ ہم نے اللہ کریم کی توفیق وعنایت سے غزوۂ ہند سے متعلق جملہ احادیث کو آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے، اب ہم ان احادیث مبارکہ کے معنی ومفہوم، اشارات ودروس پر نظر ڈالیں گے۔

---

① الفتن ،غزوة الهند : ٤٠٩/١، حديث :١٢٣٥ ـ

② الفتن: ٣٩٩/١ ، ٤١٠، حديث : ١٢٠١، ١٢٣٩ ـ

فصل سوم

احادیث غزوۂ ہند سے مستنبط ہدایات و اشارات

احادیث غزوۂ ہند سے مستنبط ہدایات واشارات

یہ پانچوں احادیث جن کے ماخذ سمیت ہم صحت وضعف کے اعتبار سے علمِ حدیث میں ان کا مقام ومرتبہ پہلے بیان کر چکے ہیں۔ ان میں سچی پیش گوئیاں، بلند علمی نکات اور بہت سے اہم ماضی ومستقبل کے حوالے سے واضح اشارات موجود ہیں جن میں عام مسلمانوں کے لئے بالعموم اور برصغیر کے مسلمانوں کے لئے بالخصوص خوشخبریاں اور بشارتیں پائی جاتی ہیں لیکن ان بشارتوں اور خوشخبریوں کی حلاوت ولذت کو وہی لوگ پوری طرح محسوس کر سکتے ہیں جنہیں اللہ نے کسی نہ کسی انداز سے اس مبارک غزوہ میں شریک ہونے کی سعادت بخشی ہے۔ ذیل میں ہم ان تمام اشارات ونکات کا بالترتیب ذکر کریں گے جو ان احادیث سے نکالے گئے ہیں۔

① نبی کریم ﷺ کی محبت، ایمان کی شرط اول :

ان احادیث میں نبی کریم ﷺ کی محبت کا بیان ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے

الفاظ حَدَّثَنِیُ خَلِیُلِیُ سے مترشح ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی محبت ایمان کا اولین تقاضا، اس کی دلیل، اس کی علامت اور اس کا ثمرہ ہے۔ محض محبت بھی کافی نہیں بلکہ ایسی والہانہ محبت چاہئے کہ ایک مومن کی نظر میں نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی کائنات کی ہر چیز سے بلکہ اس کی اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو جائے۔

یہی مضمون حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی وارد ہوا ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یُؤْمِنُ اَحُدُکُمُ حَتّٰی اَکُوُنَ اَحَبَّ اِلَیُهِ مِنُ وَّالِدِهِ وَ وَلَدِهِ وَالنَّاسِ اَجُمَعِیُنَ))[1]

''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ میں اسے، اس کے ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب اور پیارا نہ ہوجاؤں۔''

زہرہ بن معبد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ:

((کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِیَدِ عُمَرَ بُنِ الُخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ یَارَسُوُلَ اللّٰهِ ﷺ ! لَاَنُتَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنُ کُلِّ شَیُءٍ اِلَّا مِنُ نَفُسِیُ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَهُ لَا وَالَّذِیُ نَفُسِیُ بِیَدِهِ حَتّٰی اَکُوُنَ اَحَبَّ اِلَیُكَ مِنُ نَفُسِكَ ۔ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَاِنَّهُ الٓاٰنَ وَاللّٰهِ لَاَنُتَ

[1] البخاری، کتاب الایمان ، باب علامة الایمان حب الانصار حدیث : ۱۷۔

اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلْآنَ یَا عُمَرُ))[1]

''ہم ایک موقع پر حضور ﷺ کے ساتھ تھے ،آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں سوائے اپنی جان کے۔حضور ﷺ نے فرمایا: ''نہیں عمر! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب تک میں تمہیں تمہاری اپنی جان سے بھی بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں (تمہارا ایمان مکمل نہ ہوگا)۔'' اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا :''اب آپ ﷺ ،اللہ کی قسم! مجھے اپنی جان بھی زیادہ محبوب ہیں ۔'' یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا:''اب بات بنی ہے عمرؓ......!!''۔

④ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی والہانہ محبت :

ان احادیث میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی الفت ومحبت کا حال بھی بیان ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کو آپ ﷺ کے ساتھ والہانہ عقیدت اور بے پناہ محبت تھی اور وہ اس محبت اور تعلق پر فخر کیا کرتے تھے اور اپنی گفتگو میں اور خصوصاً احادیث روایت کرتے وقت اس قلبی تعلق کا مختلف انداز سے اظہار کر کے خوشی محسوس کرتے تھے اور یہ محض ایک زبانی دعویٰ ہی نہیں تھا بلکہ ان کی ساری زندگی میں عملاً اس محبت اور چاہت کے واضح اور نمایاں اثرات نظر آتے

[1] البخاری کتاب الأیمان والنذور بابٌ کیف کانت یمین النبی ﷺ حدیث: ٦٦٣٢۔

تھے۔حتیٰ کہ عروہ بن مسعود ثقفی نے صلح حدیبیہ کے موقع پر جب اس والہانہ محبت کا مظاہرہ دیکھا تو وہ بھی اس حقیقت کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکا کہ:

''محمد ﷺ کے ساتھی ان سے جس طرح محبت کرتے ہیں ،وہ دنیا کے کسی شاہی دربار میں نظر نہیں آتی''۔①

③ صحابہ کرام کو نبی ﷺ کی سچائی پر پختہ یقین تھا :

ان احادیث مبارکہ میں یہ چیز بھی نظر آتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آنحضرت ﷺ کی ہر بات اور ہر خبر کے سچا ہونے کا اٹل یقین تھا ،خواہ وہ ماضی کے متعلق ہو یا مستقبل کے حوالے سے،خواہ اس کا ذریعہ وحیٔ الٰہی ہو یا کچھ اور۔یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام نے اس قسم کی خبریں اور پیشین گوئیاں صرف نقل کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ انہیں ایک ہونی شدنی حقیقت جان کر اپنے دلوں میں ایسی آرزوئیں پالتے رہے ،اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہے کہ وہ انہیں غزوۂ ہند میں شریک ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔

④ سندھ کا وجود :

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں ایک ایسا خطہ ارضی دنیا میں موجود تھا جسے سندھ (تقریباً موجودہ پاکستان) کے نام سے جانا جاتا تھا۔

① الرحیق المختوم

⑤ ہندوستان کا وجود :

اسی طرح اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عہد رسالت میں روئے زمین پر ایک ایسا ملک بھی موجود تھا جسے ''ہند'' کہا جاتا تھا۔

⑥ سندھ عرب کے پڑوس میں اور اس پر چڑھائی غزوۂ ہند سے پہلے :

یہ حدیث جس میں غزوۂ سندھ و ہند کا ذکر آیا ہے، اس میں یہ اشارہ بھی ملتا ہے کہ سندھ کا علاقہ عرب کے پڑوس میں واقع ہے نیز یہ کہ غزوۂ سندھ، غزوۂ ہند سے پہلے ہوگا۔

⑦ سندھ اور ہند پر کفار کا قبضہ :

مزید یہ کہ عہد رسالت مآب ﷺ میں سندھ اور ہند دو ایسے خطوں کے طور پر معروف تھے جن پر کفار کا قبضہ اور تسلط تھا اور زمانۂ نبوت کے بعد بھی ایک عرصہ تک باقی رہا، جبکہ ہندوستان پر مزید، غیر معلوم مدت تک ان کا قبضہ برقرار رہنے کا امکان ہے۔

⑧ نبی کریم ﷺ ان حقائق سے آگاہ تھے :

ان احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضور ﷺ ان تمام حقائق سے آگاہ اور واقف تھے خواہ اس کا ذریعہ وحی الٰہی ہو یا تجارتی تعلقات یا دونوں ہوں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اپنے جاسوسوں اور خفیہ انٹیلی جنس کے ذریعے آپ نے یہ معلومات حاصل کی

ہوں کیونکہ غزوات میں آپ یہ طریقۂ کار اختیار کرتے تھے ۔اگرچہ پہلے دو احتمال زیادہ قرین قیاس ہیں لیکن تیسرا احتمال بھی محال نہیں ہے لیکن اس کے لئے ہمارے پاس کوئی نقلی دلیل نہیں ہے۔

⑨ سندھ و ہند کی تاریخ :

ان احادیث میں ان دونوں ممالک (سندھ اور ہند) میں مستقبل میں پیش آنے والے بعض تاریخی واقعات کا حوالہ ہے،اس کے ساتھ یہ اشارہ بھی موجود ہے کہ نبی ﷺ کے بعد کے زمانے میں مسلمان ان ممالک (سندھ و ہند) سے جنگ کریں گے۔

⑩ غیب کی خبر،پیشین گوئیاں :

سندھ اور ہند کی طرف ایک اسلامی لشکر کی روانگی اور جہاد اور پھر کامل فتح کی بشارت کی شکل میں ان احادیث میں مستقبل بعید کی خبر اور پیش گوئی بھی موجود ہے۔

⑪ رسالت محمدی ﷺ کی حقانیت کا ثبوت :

مخبر صادق ﷺ کی پیش گوئی آج ایک حقیقت بن چکی ہے۔خلافت راشدہ اور پھر خلافت امویہ اور عباسیہ کے ادوار میں غزوۂ ہند کی شروعات ہوئیں اور پھر ہندوستان پر انگریزی راج کے دوران بھی یہ جہاد جاری رہا اور آج تقسیم ہند کے بعد بھی جاری ہے اور ان شاء اللہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک مجاہدین سرزمین ہند سے کفار

کا قبضہ و تسلط ختم کر کے، ان کے بادشاہوں (حاکموں) کو بیڑیوں میں جکڑ کر خلیفۃ المسلمین کے سامنے نہ لے آئیں۔ ان میں سے بعض واقعات کا حدیث نبوی کے مطابق پیش آ جانا حضرت محمد ﷺ کی نبوت کی صداقت کی دلیل ہے۔

⑫ بیت المقدس کی بازیابی اور مسجد اقصیٰ کی آزادی کی بشارت :

ان احادیث میں غزوۂ ہند اور فتح بیت المقدس دونوں واقعات کا مربوط انداز میں ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ بیت المقدس کا مسلمان حاکم ایک لشکر روانہ کرے گا جسے اللہ تعالیٰ ہندوستان میں فتح عطا فرمائے گا۔ اس میں پوری امت مسلمہ کے لیے بیت المقدس کی آزادی اور مسجد اقصیٰ کی بازیابی کی بشارت عظمیٰ ہے اور یہ پیش گوئی بھی موجود ہے کہ اس غزوہ کے دوران مجاہدین ہند اور مجاہدین فلسطین کے مابین زبردست رابطہ اور باہمی تعاون موجود ہوگا۔ اس سے یہ حقیقت از خود واضح ہو جاتی ہے کہ ہندوستان کے بت پرست اور سرزمین معراج پر قابض یہودی عالم اسلام کے مشترک، بدترین دشمن ہیں، انہیں ہندوستان اور فلسطین کے مسلم علاقوں سے بے دخل کرنا واجب ہے۔

⑬ جہاد تا قیامت جاری رہے گا :

ان احادیث میں غزوہ اور جہاد کو کسی خاص زمانے اور خاص وقت کے ساتھ مقید نہیں کیا گیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ جہاد آخری زمانے تک جاری رہے گا حتیٰ کہ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمانوں سے اتر کر دجال کو قتل کر دیں اور یہ بات صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ دجال اعظم کے اکثر پیروکار یہودی ہوں گے۔

(۱۴) جہاد دفاعی بھی ہے اور اقدامی بھی :

یہ پانچوں احادیث اس بات پر واضح طور پر دلالت کر رہی ہیں کہ غزوۂ ہندوستان میں جہاد صرف دفاع تک محدود نہیں ہوگا بلکہ اس میں حملہ آوری اور پیش قدمی ہوگی اور دارالکفر کے اندر گھس کر کفار سے جنگ کی جائے گی۔غزوۃ اور بعث کے دنوں الفاظ اس باب میں صریح ہیں۔غزوہ کا لغوی مفہوم ''اقدامی جنگ'' ہے۔جنگ دو طرح کی ہوتی ہے :اول ''دعوتی وتہذیبی جنگ'' (غزوِفکری)۔دوم ''عسکری وفوجی جنگ'' اور اسلام کی نظر میں دونوں طرح کی جنگ مطلوب ہے۔یہ دونوں قسم کا جہاد پہلے بھی ہوا ہے اور اب بھی ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا،البتہ مذکورہ احادیث میں جس غزوہ اور جنگ کی پیش گوئی کی گئی ہے اس سے مراد عسکری اور فوجی جہاد ہے۔واللہ اعلم !

(۱۵) دشمنوں کی پہچان :

ان احادیث میں اسلام اور مسلمانوں کے دو بدترین دشمنوں کی پہچان کرائی گئی ہے۔ایک بت پرست ہندو، دوسرے کینہ پرور یہودی۔اس کی وضاحت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے غزوۂ ہند اور سندھ کا ذکر فرمایا اور ظاہر ہے کہ ایسا غزوہ صرف کفار کے خلاف ہی ہو سکتا ہے اور آج ہندوستان میں آباد کفار، بت پرست ہندو ہیں اور حدیث ثوبانؓ میں یہ بیان ہوا ہے کہ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور ان کے ساتھی دجال اور اس کے یہودی رفقاء کے خلاف لڑیں گے۔اس طرح گویا ایک طرف حدیث میں کفر اور اسلام دشمنی کی قدر مشترک کی بنا پر یہود و ہنود کو ایک قرار دے دیا گیا اور دوسری طرف

مسلم اور مجاہد فی سبیل اللہ کی قدر مشترک کی وجہ سے مجاہدین ہند اور سیدنا عیسیٰؑ اور ان کے اصحاب کو ایک ثابت کر دیا گیا۔

(۱۶) نبوی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجالس میں ہندوستان کا تذکرہ :

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی مجلسوں میں ہندوستان کا تذکرہ فرمایا کرتے تھے اور یہ تذکرہ اکثر ہوا کرتا تھا اور ظاہر ہے کہ یہ تذکرہ صرف قتال اور غزوہ کے ضمن میں ہی ہوتا ہوگا، نہ کہ سفر تجارت یا سیر و سیاحت کی غرض سے۔

(۱۷) غزوۂ ہند کے بارے حضور ﷺ کی نیت وآرزو :

نبی کریم ﷺ اور ان کے صحابہ کرامؓ چونکہ اکثر اوقات غزوۂ ہند کا تذکرہ کیا کرتے تھے لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ اس غزوہ میں شرکت کے آرزومند تھے اور یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے اس سلسلے میں غور وفکر کر کے اس کے لئے کوئی ابتدائی منصوبہ بندی بھی کی ہو اور اپنے صحابہ کو اس کی رغبت بھی دلائی ہو۔

(۱۸) غزوۂ ہندوستان، نبی ﷺ کا وعدہ ہے :

حدیث میں دو الفاظ آئے ہیں۔(۱) وَعَدَنِیُ ''مجھ سے وعدہ کیا'' (۲) وَعَدَنَا ''ہم سے وعدہ کیا''۔ اور وعدہ سے مراد کسی عمل خیر کا وعدہ ہے اور وعدے میں نیت اور

ارادہ لازماً پائے جاتے ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دل میں غزوۂ ہند کی نیت اور قصد موجود تھا اور آپ ہندوستان پر چڑھائی کا ارادہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا یہ ارادہ کبھی فرد واحد کے سامنے اور کبھی پوری مجلس کے سامنے ظاہر فرمایا تاکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بلکہ قیامت تک آنے والے تمام مسلمانوں کے علم میں آجائے۔

⑲ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی ہے :

ابو عاصم کی روایت میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں:

((وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ...... الخ))

یہ الفاظ دلیل ہیں کہ یہ صرف حضور ﷺ کا وعدہ ہی نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی ہے اور اللہ اپنے وعدے کی کبھی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

﴿ وَعْدَاللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ ①

''(یہ) اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا بلکہ اکثر لوگ جانتے نہیں۔''

⑳ جنگ و جہاد کی ترغیب :

ان احادیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو جنگ اور جہاد کی رغبت دلائی ہے، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

① الروم: ٣٠/٦۔

﴿ يَاۤيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ، اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْآ اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴾[1]

''اے نبی ! ایمان والوں کو لڑائی کی ترغیب دو ،اگر تم میں سے بیس آدمی ثابت قدم ہوں گے تو وہ سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے سو آدمی ہوں گے تو وہ ایک ہزار کافروں پر غالب آئیں گے کیونکہ وہ کفار سمجھ نہیں رکھتے ۔''

جنگ و جہاد کی یہ ترغیب صحابہ کرام ، تابعین اور قیامت تک آنے والے تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

۴۱ سامراجی قوتوں کا علاج :

اس میں امت کے لیے یہ راہ نمائی بھی ہے کہ دنیا میں کفار و مشرکین کے غلبہ اور سامراجی واستعماری طاقتوں اور استبدادی کارروائیوں کا علاج بھی جنگ و جہاد میں مضمر ہے ۔اس کے سوا اس مسئلے کا کوئی حل نہیں ہے۔ مذاکرات ، عالمی اداروں میں مقدمہ بازی اور کسی دوست یا غیر جانبدار ثالث کی کوئی کوشش یا مداخلت ضیاع وقت کے سوا کچھ نہیں۔

۴۲ غزوۂ ہند میں مال خرچ کرنے کی فضیلت :

ان احادیث میں غزوۂ ہند میں مال خرچ کرنے کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

---

① الانفال:۸/٦٥ ۔

اگرچہ راہ جہاد میں مال خرچ کرنا اعلیٰ درجے کا انفاق ہے لیکن غزوۂ ہند میں خرچ کرنے کی فضیلت عمومی انفاق فی سبیل اللہ سے کہیں زیادہ ہے۔اسی فضیلت کی بنا پر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ باربار یہ خواہش کیا کرتے تھے کہ''اگر میں نے وہ غزوہ پایا تو اپنی جان اور اپنا نیا و پرانا سب مال اس میں خرچ کردوں گا۔''

۴۳ غزوۂ ہند کے شہداء کی فضیلت :

مذکورہ احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس غزوہ میں شریک ہونے والے شہداء کی بھی بڑی فضیلت ہے کیونکہ ان کے بارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ''اَفۡضَلُ الشُّهَدَآءِ ''اور''خَیۡرُ الشُّهَدَآءِ''کے الفاظ بیان فرمائے ہیں۔

۴۴ مجاہدین ہند کے لئے جہنم سے نجات کی بشارت :

ان احادیث میں ان مجاہدین کی جہنم سے آزادی کی بشارت آئی ہے جو اس غزوہ میں شریک ہوں گے اور غازی بن کر لوٹیں گے۔آپ نے ان دو جماعتوں کا ذکر فرمایا کہ''اللہ تعالیٰ نے انہیں آگ سے محفوظ کر دیا ہے'' اور پہلی جماعت کے متعلق یہ صراحت فرمائی کہ''وہ ہندوستان سے جنگ کرے گی۔''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ بھی اس پر دلالت کرتے ہیں کہ'' اگر میں اس غزوہ میں غازی بن کر لوٹا تو میں ایک آزاد ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) ہوں گا جسے اللہ نے جہنم سے آزاد کر دیا ہوگا۔''

۴۵ آخری جنگ میں فتح کی بشارت :

ان میں یہ بشارت بھی موجود ہے کہ آخر زمانے میں حضرت مہدی علیہ السلام اور سیدنا

عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بھی دنیا میں موجود ہوں گے۔اللہ تعالیٰ مجاہدین ہند کو عظیم الشان فتح عطا فرمائے گا اور وہ کفار کے سرداروں اور بادشاہوں کو گرفتار کر کے قیدی بنائیں گے۔

۳۶ مال غنیمت کی خوشخبری :

اللہ تعالیٰ ان مجاہدین کو بیش بہا مال غنیمت سے بھی نوازے گا۔

۳۷ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی بشارت :

ایک بشارت ان احادیث میں یہ ملتی ہے کہ جو مجاہدین اس مبارک غزوہ کے آخری مرحلے میں برسر پیکار ہوں گے وہ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی زیارت باسعادت اور ملاقات بابرکات سے مشرف ہوں گے۔

۳۸ ہندوستان کے ٹکڑے ہوں گے :

آخری اور سب سے بڑی بشارت ان احادیث میں یہ ہے کہ اس غزوہ کے نتیجے میں ہندوستان ٹکڑے ٹکڑے ہو کر متعدد چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم ہو جائے گا۔ جن پر ایک متفقہ بادشاہ کی بجائے کئی بادشاہ بیک وقت حکمرانی کر رہے ہوں گے۔

اس کے علاوہ اہل علم نے اور بھی کئی بشارتیں ان احادیث سے نکالی ہیں، البتہ ہم نے ان احادیث کی تخریج اور ان کے دروس و اشارات اور نبوی ہدایات اجمالاً اہل علم کی خدمت میں پیش کر دی ہیں۔ واللہ اعلم!